بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ شعبان ۱۳۹۲ھ، ۲۹ تبوک ۱۳۵۱ ہش، ۲۹ ستمبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل شدید سر درد کی تکلیف رہی۔ جس کی وجہ سے آج کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری بڑی ہمشیرہ جمیلہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(منیر الدین شمس ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ۔ حال بدوملہی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب خاص میں سے آخری بزرگ

حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب کا جسد خاکی مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی جس میں دور و نزدیک کے ہزارہا احباب شامل ہوئے

ربوہ ۲۸ تبوک۔ کل ۲۷ تبوک بروز بدھ نماز مغرب سے قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور نہایت نیک، متقی، بے نفس اور دعاگو بزرگ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ بھٹی بی اے، بی ٹی سابق مبلغ انگلستان کے جسد خاکی کو نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ کے اس قطعہ میں سپرد خاک کر دیا گیا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص اور بزرگ صحابہ کے لئے مخصوص ہے اور اس طرح حضور علیہ السلام کے وہ آخری صحابی بھی نظروں سے اوجھل ہو گئے، جنہیں ۳۱۳ اصحاب خاص میں شامل ہونے کا خصوصی فخر حاصل تھا۔

تدفین سے قبل سوا پانچ بجے شام مقبرہ بہشتی کے وسیع میدان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت خود تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھائی، تابوت کو کندھا دیا، اسے لحد میں اتارنے میں حصہ لیا اور تدفین مکمل ہونے پر دعا کرائی۔

نماز جنازہ میں ہزارہا احباب شامل ہوئے۔ ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ جو غیر معمولی طور پر کثرت سے موجود تھے۔ لاہور، سرگودھا، لائل پور، چنیوٹ اور جھنگ سے بھی متعدد احباب جنازہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے، حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کی روح کل صبح سات بجکر ۳۵ منٹ پر اس جسد عنصری سے پرواز کر کے عالم جاودانی میں پہنچ گئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

حضرت قاضی صاحب مرحوم نہایت پاک نفس، منکسر المزاج، دعاگو اور فرشتہ خصلت بزرگ تھے، دعائیں اور عبادات ہی آپکی روح کی غذا تھی۔ ہر وقت زبان پر ذکر الٰہی جاری رہتا تھا۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرب اور قدیم صحابی حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ آپ ۹ نومبر ۱۸۸۶ء کو موضع قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ مارچ ۱۹۰۰ء میں قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپکے والد بزرگوار کے علاوہ آپکے برادر اکبر حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی رضی اللہ عنہ بھی ۳۱۳ صحابہ کبار میں شامل تھے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشاں

رمضان کا مبارک مہینہ انشاء اللہ ۹ اکتوبر ۱۹۷۲ء سے شروع ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ایک مرتبہ پھر ارشاد الٰہی کے تحت روزہ رکھ کر اس مہینہ کی برکتیں حاصل کرنیکی سعادت نصیب ہوگی اور وہ جدوجہد کرینگے کہ وہ اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیں۔

جو احباب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں، اُن کیلئے قرآن پاک کا یہ حکم ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پوری کریں اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخیٔ رزق سے نوازا ہوا ہے تو ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے رہیں تو وہ ارشاد خداوندی کے تحت فمن تطوع خیرًا فھو خیر لہ کے مطابق مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں، وہ ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نظارت مستحقین کو بروقت دے سکے۔ (نظارت خدمت درویشاں)

نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنیوالا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع

۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ہش / اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کو دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں اپنی روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے!

خدام بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس اجتماع کی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہوں اور ایک نئی روح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ؛

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ر نبوت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفتِ ربوبیّت اور غلبۂ اسلام

قبل ازیں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ دنیا میں توحیدِ خالص اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت اور عظمت قائم کرنے کے لئے ہمارا اُمہات الصفات یعنی ربّ، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین کی صفات کا حسب استعداد اپنے اندر پیدا کرنا ضروری ہے۔ نیز یہ کہ یہ صفات اس وقت تک ہمارے اندر پیدا نہیں ہو سکتیں جب تک ان صفات کی حقیقی معرفت ہمیں حاصل نہ ہو۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اِس لئے آپؑ نے اپنے متبعین کو اُمہات الصفات سے متصف کرنے کے لئے اُن پر بڑی شرح و بسط کے ساتھ واضح فرمایا کہ اِن صفات کی کیفیت و ماہیت کیا ہے اور ان کے وہ کونسے عملی تقاضے ہیں کہ جنہیں پورا کرنے کے نتیجہ میں ہم اسلام کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے اِس ضمن میں واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ چار صفات چار قسم کے فیضان پر مشتمل ہیں اور ان میں سے ہر فیضان ہماری بشریت سے ایک خاص قسم کے عمل کا تقاضہ کرتا ہے اور اس تقاضہ کو پورا کرنے کے نتیجہ میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہر شخص اُس صفت سے متصف ہو کر اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ اِس ضمن میں حضور علیہ السلام نے یہ واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات جس ترتیب سے قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہیں وہ طبعی ترتیب ہے اور واقعی صورت میں یہ اِسی ترتیب سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی چار صفتیں بیان فرمائی ہیں یعنی ربّ العالمین، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین۔ اور اِن ہر چہار صفتوں میں سے ربّ العالمین کو سب سے مقدم رکھا اور پھر بعد اسکے صفت رحمٰن کو ذکر کیا، پھر صفت رحیم کو بیان فرمایا، پھر سب سے آخر صفت مالک یوم الدین کو لائے۔ پس سمجھنا چاہیئے کہ یہ ترتیب خدا تعالیٰ نے کیوں اختیار کی؟ اِس میں نکتہ یہ ہے کہ اِن صفات اربعہ کی ترتیب طبعی یہی ہے اور اپنی واقعی صورت میں اِس ترتیب سے یہ صفتیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۲۲ حاشیہ)

اُمہات الصفات میں پائی جانے والی اِس ترتیب طبعی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد حضور علیہ السلام نے ان صفات کی کیفیت و ماہیت اور ان کے ہر دم اور ہر آن جاری رہنے والے ظہور پر بالتفصیل روشنی ڈالی اور اِس تعلق میں سب سے پہلے صفت ربّ العالمین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِس کی (یعنی اُمہات الصفات میں ترتیب طبعی کی) تفصیل یہ ہے کہ دنیا پر خدا کا چار طور پر فیضان پایا جاتا ہے جو غور کرنے سے ہر ایک عاقل اس کو سمجھ سکتا ہے۔ پہلا فیضان، فیضانِ اعم ہے۔ یہ وہ فیضان مطلق ہے کہ جو بلا تمیز ذی رُوح وغیر ذی روح افلاک سے لے کر خاک تک تمام چیزوں پر علی الاتصال جاری ہے اور ہر ایک چیز کا عدم سے صورت وجو پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا اسی فیضان کے ذریعہ سے ہے۔ اور کوئی چیز جاندار ہو یا غیر جاندار اس سے باہر نہیں۔ اسی سے وجود تمام ارواح و اجسام ظہور پذیر ہوا اور ہوتا ہے اور ہر ایک چیز نے پرورش پائی اور پاتی ہے۔ یہی فیضان تمام کائنات کی جان ہے۔ اگر ایک لحظہ منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے اور اگر نہ ہوتا تو مخلوقات میں سے کچھ بھی نہ ہوتا۔ اِس کا نام قرآن شریف میں ربوبیت ہے اور اِسی کی رو سے خدا کا نام ربّ العالمین ہے جیساکہ اس نے دوسری جگہ فرمایا ہے وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ (الانعام آیت ۱۶۵) یعنی خدا ہر ایک چیز کا رب ہے اور کوئی چیز عالم کی چیزوں میں سے اس کی ربوبیت میں سے باہر نہیں۔ سو خدا نے سورۃ فاتحہ میں سب صفاتِ فیضان میں سے پہلے صفت ربّ العالمین کو بیان فرمایا اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ یہ اِس لئے کہا کہ سب فیضانی صفتوں میں سے تقدم طبعی صفت ربوبیت کو حاصل ہے یعنی ظہور کے رو سے بھی صفت مقدم الظہور اور تمام صفات فیضانی سے اعم ہے کیونکہ ہر ایک چیز پر خواہ جاندار ہو خواہ غیر جاندار مشتمل ہے۔" (ایضاً)

اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اپنے فیضان کے لئے ہماری بشریت سے ایک تقاضا کرتی ہے۔ حضور علیہ السلام اس تقاضا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو ام الصفات ہیں اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے اور وہ چار صفتیں یہ ہیں:۔ ربوبیت[1]، رحمانیت[2]، رحیمیت[3]، مالکیت یوم الدین[4]۔ (ان میں سے) ربوبیت اپنے فیضان کیلئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اور تمام انواع مخلوق کی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایۂ وجود پہنتے ہیں۔" (ایام الصلح صـ۱۳)

سو گویا اِس امر کی معرفت کہ ہر ایک چیز کا عدم سے صورت وجود پکڑنا اور پھر وجود کا حد کمال تک پہنچنا سراسر ربوبیت کے فیضان پر موقوف ہے، اِس امر کی متقاضی ہے کہ ہم اپنے آپ کو عدم محض یا کم از کم مشابہ بالعدم سمجھیں۔ خود اپنی ذات کے متعلق عدم محض یا مشابہ بالعدم ہونے کا احساس انسان کو جناب الٰہی سے ایک نئی زندگی اور ایک نئی قوت و توانائی سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔ یہ نئی زندگی اور نئی قوت و توانائی دوسروں کی تربیت باطنی کا وسیلہ بن کر انہیں بھی نئی زندگی اور نئی قوت و توانائی سے ہمکنار کر دکھاتی ہے اور اس طرح انسان ایک رنگ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر بن جاتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پر فنا کی حالت وارد کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں ایک نئی اور دائمی بقا سے ہمکنار کر کے انہیں اپنی صفتِ ربوبیت کا مظہر بنا دیتا ہے اِسی لئے وہ بہ اذنِ الٰہی ایک نئی جماعت قائم کرتے ہیں اور اس کا قیام عدم سے وجود میں لانے کے مترادف ہوتا ہے اور پھر وہ ربوبیت ہی کے ذریعہ اُس کی درجہ بدرجہ تربیت کر کے اسے حد کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا اِس لئے آپ اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح ربوبیت عالمین کے بھی مظہر اتم تھے۔ اسی لئے آپؐ کی ربوبیت کا فیض قیامت تک کیلئے جاری ہے۔ اِس کا تابندہ و درخشندہ ثبوت آنحضورؐ ہی کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باجود ہے جو آنحضورؐ ہی کی کامل پیروی اور اتباع اور آنحضورؐ ہی کی ربوبیت کے فیضان کے نتیجہ میں ماموریت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے اور اسلام کو از سر نو غالب کرنے کے لئے ایسے پاکباز انسانوں کی جماعت قائم فرمائی کہ جو اپنے اُوپر فنا وارد کر کے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اُمہات الصفات کے مظہر بنیں اور پھر ایک دنیا کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ ٹھہریں۔

پس ہمارے لئے جن کے کندھوں پر اسلام کو از سرِ نو غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے از بس ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرتے ہوئے حسب استعداد اپنے آپ کو اُمہات الصفات کا مظہر بنائیں اور سب سے مقدم یہ ہے کہ ہم اپنے اُوپر فنا وارد کر کے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت کا مظہر بنائیں تاکہ ہم نہ صرف خود نئی روحانی حیات اور نئی روحانی قوت و توانائی سے ہمکنار ہوں بلکہ دوسروں کی بھی ہدایت اور تربیت باطنی کا وسیلہ بنیں۔ غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارا اپنی اپنی استعداد کے مطابق صفت ربّ العالمین کا مظہر بننا ضروری ہے۔

غمِ عشق

تیرا غم ہو تو لطف آتا ہے
آنکھ نم ہو تو لطف آتا ہے
اب مجھے قہقہے پسند نہیں
شور کم ہو تو لطف آتا ہے

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبہ اسلام سے متعلق دو۲ مبارک تحریکیں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تحریک جدید

۱۹۳۴ء میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ نام نہاد تبلیغی کانفرنسیں منعقد ہو رہی تھیں۔ اور مخالفین سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر تشدد پر ابھار رہے تھے اور احمدیت کو بزعم خود نیست و نابود کرنے کے دعوے کر رہے تھے۔ خود انگریزی حکومت نے اپنے مصالح کے پیش نظر مخالفین کی پیٹھ ٹھونکی اور احراری لیڈروں نے مخالفت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ دنیا داروں نے سمجھا کہ اب یہ جماعت چند دن کی ہی مہمان ہے۔ لیکن اس وقت جب ہم اپنے آپ کو اکیلا اور تنہا محسوس کر رہے تھے امام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ احرار کے پاؤں تلے کی زمین نکل رہی ہے اور میرا خدا میری طرف دوڑا آ رہا ہے۔ اس بشارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے القاء پا کر حضور نے ایک سکیم کا اعلان فرمایا جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہوئی۔ منجملہ دیگر مطالبات اس سکیم کے ذریعہ اسلام کا پیغام بیرونی ممالک میں پہنچانے کے لئے واقفین زندگی طلب کئے گئے۔ ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۴ء کو حضور (رضی اللہ عنہ) نے پہلے سال کے لئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ کیا۔ جماعت نے صرف ڈیڑھ ماہ کے قلیل عرصہ میں تیس ہزار روپے نقد اپنے امام کی خدمت میں پیش کر دیئے اور ایک لاکھ سے زائد کے وعدے پیش کر دیئے۔ چنانچہ ۷ر جنوری ۱۹۳۵ء کو اس کامیابی پر حضور رضی نے اعلان فرمایا۔

"الحمد للہ رب العالمین کہ جماعت احمدیہ کے مخلصین نے میری مالی تحریک کا جو جواب دیا ہے وہ مخالفوں کی آنکھیں کھولنے والا اور معاونوں کی ہمت بڑھانے والا ہے چونکہ سب نیکیوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے میں اس پاک ذات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے ہمیں اپنی محبت کے اظہار کا ایک حقیر موقعہ دے کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔۔۔۔۔"

"تحریک جدید" کے جملہ مطالبات پر جماعت نے والہانہ انداز میں لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی مساعی مشکور فرمائیں۔ مبلغین نے مرکز میں تربیت حاصل کر کے اکناف عالم میں اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور "تحریک جدید" کو بے مثال اور قابل رشک کامیابی حاصل ہوئی اور ہو رہی ہے۔ دنیا کے تمام معروف ممالک میں تبلیغ اسلام کثیر تعداد میں غیر مسلموں کا اسلام میں داخل ہونا۔ اسلام کی تعلیم اور اس کی برتری کو معقول رنگ میں پیش کرنا اور غیر مذاہب سے اسلام کا لوہا منوانا اسی تحریک جدید کا ثمرہ ہے۔ کیا ہی مبارک تھا وہ وجود باوجود جس نے اس سکیم کا اجرا کیا اور کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو اس کی ترویج کا ذریعہ بنے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا یہی ایک کارنامہ حضور کے اسلام سے عشق کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس تبلیغی جہاد کو جس کا ذکر اوپر ہو چکا وسیع تر کرنے کے خیال سے ان اکناف وجہات کا جائزہ لیا۔ جہاں وسعت کی گنجائش موجود ہے اور وہاں بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے مواقع موجود ہیں۔ غلبہ اسلام کی پیشگوئیوں پر غور فرماتے ہوئے حضور نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو مستقبل قریب میں ہی پورا ہو جانے کی بشارت پائی اور اسی کا نام بلند کرنے کے لئے جہاد اسلام کی مساعی کو تیز تر کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گنی، غانا، سیرالیون، گیمبیا کا دورہ کیا اور اشاعت اسلام اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر اس دورہ کے دوران ہی اعلان فرمایا کہ

"میں آپ کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبہ کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے۔ دنیا کی کسی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی۔ ان شاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ میں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر آگے بڑھو۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے۔ اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن، ممکن ہو کر رہے گا۔"

(تقریر فری ٹاؤن سیرالیون۔ ۲ر جون ۱۹۷۰ء)

حضور کی یہ مبارک تحریک جو "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے نام سے موسوم ہوئی دو سال کے مختصر عرصہ میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، اور اس کے بندوں میں مقبول و معروف ہو چکی ہے۔ افریقہ کے تاریک براعظم کے مغربی ساحل کے ممالک جو ابھی تک پورے طور پر ترقی پذیر ممالک میں شمار بھی نہیں ہوتے۔ جہاں عیسائیوں نے اس کے سادہ لوح باشندوں کو اپنے جال میں پھنسانے اور خدائے واحد کی ہستی کو منوانے کی بجائے تثلیث کے عقیدہ کو رائج کرنے کے لئے جا بجا سکول اور ہسپتال کھولے ہیں۔ جہاں لوگ اسلام کی حقیقت سے ناواقف اور بعض علاقوں میں ضروریات زندگی مثلاً تعلیم اور علاج معالجہ کی سہولتوں سے محروم ہیں اور جہاں کے تعلیمی ادارے اور ہسپتال ان کی خدمت کے لئے نہیں بلکہ ان کو عیسائیت کے جال میں پھنسانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان ممالک میں اگرچہ ہمارے مشن تو موجود تھے۔ جن کو تحریک جدید کے زیر انتظام چلایا جا رہا ہے۔ اسی طرح وہاں سکول بھی تھے۔ جن کی کامیابی مثالی ہے اور یہ ادارے اپنے ماحول میں بفضل اللہ مفید اور فعال ہیں۔ لیکن غلبہ اسلام کی پیشگوئی کی مستقبل قریب میں تکمیل کے سلسلہ میں حضور کی نگاہ میں تعلیم و تبلیغ کے نظام کو وسیع تر کرنے کی گنجائش موجود ہے اور خدمت خلق کے لئے تیس چالیس ہسپتال اور سترہ اسی سکولوں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ حضور کی جاری کردہ یہ تحریک جو الٰہی منشاء کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے ایماء پر شروع کی گئی۔ صرف دو سال کے عرصہ میں اس قدر استوار اور مقبول ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس وقت تک جیسا کہ قارئین الفضل کو معلوم ہے۔ گیارہ نئے سکول اور ۱۶ کلینک جاری ہو چکے ہیں۔ ان اداروں کی افادیت اور اہمیت خود افریقین باشندوں سے سند قبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ان نئے جاری شدہ اداروں نے ابتداء سے ہی اپنی ضرورت اور ہر دلعزیزی کا لوہا منوا لیا ہے اور یہ ادارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس حقیقت کا بین ثبوت ہیں کہ حضور کی یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے عین مطابق ہے۔ اور غلبہ اسلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا ایک واضح اقدام۔ صرف دو سال کے قلیل عرصہ میں جس طرح افریقن عوام و خواص۔ حاکم و محکوم طبقہ نے اسلام کو قریب سے دیکھنے اور اسلام سے منسلک مبلغین منتظمین اور معلمین کو اسلام کے جھنڈے کو غیر مسلموں کی صفوں میں پہنچانے اور جہاد اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور جماعت احمدیہ نے جس والہانہ انداز میں اپنے امام کی آواز پر بے لوث مخلصانہ لبیک کہا ہے وہ ہر احمدی کے لئے باعث مسرت و اطمینان ہے جماعت کے نوجوان تعلیمیافتہ طبقہ جن کی اکثریت ایم۔ اے، ایم ایس سی ہے۔ پھر ڈاکٹرز جو اپنے ملک میں اپنی دنیاوی ترقی کے قومی امکانات کو نظر انداز کر کے حضور کی آواز پر مغربی افریقہ کے ممالک میں محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے۔ جا رہے ہیں۔ وہ ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ مبارک ہیں وہ جو جا چکے اور مبارک ہیں وہ جو جانے کا ارادہ کئے آواز کے منتظر ہیں۔ کامیابی اور سرفرازی ان کا مقدر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام وقت کو بشارت دے رکھی ہے کہ ان ممالک میں افراد و اموال کو لگانا اسلام کی ترقی اور اس کے بام عروج تک پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ افراد جو مغربی افریقہ میں اسلام کی سرفرازی کا ذریعہ بنیں گے۔ حضور انہی سے قربانی کا مطالبہ فرما رہے ہیں ٹیچر ہوں یا ڈاکٹر۔ ہم میں سے بعض کے دلوں میں تنگی کے باوجود اللہ تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وعدہ کے مطابق ٹیچروں اور ڈاکٹروں کی مطلوبہ تعداد آ جائے گی اور ضرور آ جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کے ذریعہ ان کو ثواب دارین کا موقع دینا چاہتا ہے اور اس طرح اولوالعزم! آپ اولوالعزم بیٹے کے عہد میں وہ تمام پروگرام پورا ہو کر رہے گا۔ جس کا حضور اعلان فرما چکے ہیں۔ افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کی مجوزہ تعداد کھلے گی اور ضرور کھلیگی مبارک وہ جو اس کا وسیلہ و ذریعہ بنے ہیں۔ بنتے ہیں یا بنیں گے۔ اس طرح مالی جہاد جو دو سال کے عرصہ میں مطلوبہ رقوم کو مہیا کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مجاہدوں کا منتظر ہے۔ ان مجاہدوں کا جنہوں نے ابھی تک اس میں شمولیت اختیار نہیں کی یا اگر کی ہے تو مطلوبہ انداز اور جذبہ سے نہیں کی۔ ایسے احباب سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کی تکمیل مالی قربانی چاہتی ہے۔ ایسی روائتی اور مثالی مالی قربانی جس کا اظہار جماعت نے "تحریک جدید" کے اجراء پر کیا تھا وہی قربانی جو اگرچہ رقم کے لحاظ سے موجودہ تحریک سے کہیں کم رقم کی طالب تھی لیکن اپنے اخلاص اور جذبہ کے اعتبار سے بے مثل تھی۔ موجودہ حالات میں جماعت ماشاء اللہ خاصی بڑھ چکی ہے۔ اور مال کی بھی نسبتاً فراوانی ہے۔ پھر موجودہ سکیم اتنی وسیع اور اس قدر مال کی قربانی چاہتی ہے کہ جب تک احباب جماعت روائتی جذبہ قربانی اور ایثار سے کام نہ لیں۔ اس پروگرام کی تکمیل نہیں ہو سکتی جس کا وقت متقاضی ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اس درخت کے پھل تو ہم چکھ چکے ہیں۔ اسکی کامیابی کے ہم شاہد ہیں پھر اس کے مبارک ہونے اور اسکے نتیجہ میں غلبہ اسلام کے قریب ہونے پر ہمارا ایمان ہے۔ یہ تو قضاء الٰہی ہے جو بہر حال پوری ہو کر رہیگی ہم میں سے بعض اس میں شامل ہوں یا نہ ہوں اس میں شامل ہونا ہوگا کہ شہید ہونے کے مترادف ہے جب کیفیت یہ ہے تو آئیے ہم سب اپنا اپنا فرض ادا کریں اور امام وقت جو ہم سب کے لئے بمنزلہ ڈھال ہیں۔ اس کی ڈھال کے پیچھے ہم اسلام کے مجوزہ جہاد میں شریک ہونے کا ثواب حاصل کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھائیں ہم میں سے جو بطور ٹیچر یا ڈاکٹر جا سکتے ہیں وہ اپنی خدمات پیش کریں اور اس سلسلہ میں ہم نے جس رقم کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ فوری طور پر ادا کریں اور اگر ہم اس سکیم کے اعلان کے ساتھ ہی وعدہ نہ کر سکے۔ اور اب اپنے آپ کو اس قابل پاتے ہیں تو اپنی حیثیت کے مطابق مالی قربانی پیش کر کے امام وقت کے جاری کردہ جہاد میں شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین

*

احیاء اسلام کیلئے انتہائی قربانیوں کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آؤ ہم آج عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کرینگے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے اور دنیا کے تمام انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنے کے لئے عظیم الشان مہم شروع ہے۔ مجاہدین تحریک جدید کو چاہئے کہ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں تاکہ ہم اپنی آنکھوں سے اسلام کو غالب ہوتا دیکھیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲ روزہ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ شہر و ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ شہر و ضلع لاہور کی دو روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد مسجد احمدیہ دار الذکر میں بتاریخ ۲۶-۲۷ ظہور (اگست) ۱۳۵۱ھش ہوا۔ کلاس کا افتتاح ۲۶ ظہور کو ساڑھے پانچ بجے سہ پہر محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر و ضلع لاہور نے تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے کے بعد مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ اختتام کے موقع پر ۳۷۵ خدام ۱۰۹ اطفال اور ۵۰ انصار شامل پروگرام تھے۔ جبکہ رات تک حاضرین کی تعداد ۷۵۰ ہو گئی۔

افتتاحی خطاب کے بعد محترم عبد الشکور صاحب اسلم قائد اسلامیہ پارک کے زیر صدارت پروگرام جاری رہا۔ محترم لئیق احمد صاحب طاہر نے خدام کے سامنے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت بیان فرمائی۔ تقریر کے بعد حسب پروگرام آدھ گھنٹہ تک خدام نے مختلف گروپوں کی صورت میں رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا مطالعہ کیا۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے بعد استاذ الجامعہ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے اہمیت نماز کے موضوع پر خدام سے خطاب فرمایا۔ بعدہٗ آپ ہی نے بصورت تدریس نماز کی ادائیگی کا طریق عملی طور پر بیان فرمایا اور نماز سے متعلق دیگر مسائل بیان فرمائے۔ دس بجے کا آخری پروگرام سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ تھا۔ محترم عبد المالک خانصاحب اور محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے خدام کے سوالات کے جوابات دئے۔

دوسرے روز پروگرام کا آغاز نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے پونے تین صد خدام و اطفال شامل ہوئے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب نے قرآن کریم کے کچھ حصہ کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ تفسیر قرآن کے بعد محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کے سیکھنے کی اہمیت بیان فرمائی۔

ناشتہ کے بعد صبح ۸ بجے خدام مقام اجتماع میں جمع ہوئے۔ محترم محمد [illegible] صاحب قیصر مہتمم تعلیم مجلس مرکزیہ نے عام دینی معلومات سے متعلق خطاب فرمایا۔ محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے سیرت نبوی کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں خدام سے خطاب فرمایا۔ اس اجلاس کے اختتام پر خدام کا تقریری مقابلہ ہوا

تقریری مقابلہ کے بعد محترم مولانا عبد المالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد کے زیر صدارت تدریسی اجلاس کا آغاز ہوا۔ اولاً آپ نے اخلاقی مسائل سیکھنے کی اہمیت خدام پر واضح فرمائی۔ بعدہ محترم محمد شفیع صاحب اشرف محترم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے علی الترتیب وفات مسیح۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے دلائل سکھائے۔ مجلس کے بعد خدام کا امتحان لیا گیا۔ ۲۳۰ خدام امتحان میں شامل ہوئے۔

کھانے اور نماز ہائے ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس تلقین عمل کا انعقاد ہوا۔ اولاً محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد فاضل نے احمدیت کو کیسے نوجوانوں کی ضرورت ہے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اپنے تبلیغ اسلام سے متعلق امت مسلمہ کی ذمہ داریوں کی طرف حاضرین کو متوجہ فرمایا۔ آخر میں صدر جلسہ محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ پنجاب نے تربیت کے ایک انتہائی بنیادی پہلو "اطمینان قلب کا حصول" سے متعلق خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کے معاً بعد ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت محترم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہٗ صدر صاحب کی مختصر صدارتی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "ضرورت مذہب" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام کے سوالات کے جواب دیئے

قریباً ساڑھے پانچ بجے سہ پہر تربیتی کلاس کے اختتامی اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر ۲

۲ تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع و علاقہ نے تربیتی کلاس اور اس سے پہلے منعقدہ ضلعی ٹورنامنٹ کی مختصر رپورٹ پیش فرمائی اور علماء کرام۔ عطیہ دہندگان مرکزی نمائندگان اور خدام کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کلاس کا پروگرام اور خدام کی حاضری پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ تقریر کے بعد آپ نے عہد دہرایا اور اجتماعی دعا ہوئی۔ یہ کلاس قریباً ساڑھے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوئی۔ اختتامی اجلاس میں ۲۷۰ خدام ۱۰۰ اطفال اور پچھتر کے قریب انصار حاضر تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی ریکارڈ حاضری تھی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس تربیتی کلاس سے ہر دل میں وہ لگن سلسلہ کے علمی خزانہ سے پیدا فرمائے جو حضرت مسیح موعود کا مطمع نظر تھا اور ہر ایک ہم میں سے علمی طور پر احمدیت کا حقیقی مجسم نمونہ بن جائے۔ آمین

(قائد ضلع لاہور)

انصار توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم نے اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری دین یعنی اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کونے میں گاڑ کر رہیں گے۔"

اس مقصد کو سمجھ لینے کے بعد تحریک جدید کے مالی جہاد جس کے ذریعہ اکنافِ عالم میں اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے ہمارے مبلغین کرام کوشاں ہیں کہ ہمارے انصار اللہ کو چاہیئے کہ نہ صرف خود ہی بلکہ تمام افراد جماعت کو اس مالی جہاد میں شامل کر کے ہی دم لینا چاہیئے

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

الجمعیۃ العلمیۃ کے نئے سال کے عہدیدار

الجمعیۃ العلمیۃ کا اس سال کا پہلا اجلاس ۱۷ ر تبوک بروز اتوار مکرم و محترم مولوی غلام باری صاحب سیف الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ کی زیر صدارت جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوا اس اجلاس میں ۵۲-۱۳۵۱ ہش کے لئے الجمعیۃ العلمیۃ کے عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری مرحمت فرمائی۔

۱-	نائب الرئیس للجمعیۃ العلمیۃ	محمود احمد بنگالی	متعلم درجہ خامسہ
۲-	الامین	خاکسار نسیم مہدی	″ ″ ثالثہ
۳-	نائب الامین اول	مغفور احمد	″ ″
۴-	نائب الامین الثانی	ناصر احمد ملہی	″ ″ ثانیہ

(خاکسار نسیم مہدی الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

اعلان دار القضاء

محترمہ فیروزہ بیگم صاحبہ زوجہ سید فضل شاہ صاحب مرحوم مکان ۳۵/۴ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند سید فضل شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ نمبر ۳۵/۴ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دار النصر میں سے نصف ان کے نام الاٹ ہے جس پر مکان تعمیر ہو چکا ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں۔ (۱) بشریٰ پروین صاحبہ (۲) جمیلہ نصرت صاحبہ دختران۔ پلاٹ مذکورہ بالا معہ تعمیر شدہ مکان بشریٰ پروین کے نام منتقل کر دیا جائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تربیتی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۷۲ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ مقامی میں ایک تربیتی جلسہ مکرم چوہدری محمد حیات صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم خوانی کے بعد مکرم ظفر محمود صاحب ظفر مربی اطفال اور مکرم ہادی علی صاحب متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ نے نہایت موثر رنگ میں تقاریر کیں ان کے بعد مکرم غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ نے "احمدیت نے دنیا کو کیا دیا اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ آخر میں صدر محترم نے احباب جماعت کو بعض اہم تربیتی امور کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی اور اجتماعی دعا کرائی۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں نیز چٹ نمبر کا حوالہ بھی ضرور لکھا کریں

نمائندگان شوریٰ خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت کے لئے جو نمائندگان تشریف لادیں وہ اپنے ساتھ قائد مجلس کی تصدیقی چٹھی لے کر آویں جس میں اس امر کی وضاحت ہو کہ وہ مجلس کی طرف سے منتخب شدہ ہیں۔ نیز وہ لازمی چندہ جات کے بقایا دار نہیں ہیں۔ ایسے نمائندگان شوریٰ کی فہرست جلد مرکز میں ارسال کی جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال احمدیہ توجہ فرمائیں

امسال سالانہ اجتماع مرکزیہ پر تقریری اور مضمون نویسی کے مقابلے ہوں گے۔ عناوین یہ ہیں:- تقریری مقابلہ: سچائی۔ صفائی۔ ہمارا وطن۔ محنت کی عادت۔ قرآن مجید۔

مضمون نویسی:- ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع۔ ربوہ۔ لیکھرام سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی۔ مجلس کے آداب۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرا چچا زاد بھائی عزیز منیر احمد بھٹی ابن منظور احمد صاحب تین روز بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہ کر مورخہ یکم ستمبر (بروز جمعہ) اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

وفات کے وقت عزیز مرحوم کی عمر ۱۳ برس تھی اور ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ پابند نماز اور دینی کاموں میں ذوق شوق سے حصہ لیا کرتا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز مرحوم کے والدین اور لواحقین کے دلوں سے غم کا بوجھ ہلکا کرے۔ آمین۔ (محمود احمد بھٹی۔ دار الصدر غربی ربوہ)

درخواست دعا

۱- میری لڑکی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادکاری ربوہ)

۲- تقریباً ایک سال بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ ہو گیا ہے خاکسار بے کار ہے۔ جس کی وجہ سے از حد پریشان ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ پریشانی دور کرے۔ آمین۔

(محمد شریف ۱۸ اے جی ٹی روڈ۔ لاہور)

اطفال اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کریں

فارمیسی

پائلز کیور۔ پینز کیور
اور
استھما کیور وغیرہ
پیٹنٹ ادویات
کے علاوہ
ہومیوپیتھک و بایوکیمک گولیاں پڑیاں، مدر ٹنکچر اور کتب
بھی ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۲۶۶

کوٹھی برائے فروخت

نہایت پختہ نئی خوبصورت کوٹھی مع تین بیڈ روم ایک ڈرائنگ روم ایک سٹور برآمدہ کچن فرش تمام چپس اٹیچ باتھ فلش سسٹم۔ آر سی سی لینٹر۔ پانی ٹیوب ویل سسٹم۔ چنائی تمام سیمنٹ۔ اہم ضرورت کے تحت نہایت مناسب قیمت پر فروخت کی جا رہی ہے قیمت بالمشافہ طے کریں۔ سید رشید احمد شاہ محلہ دار النصر غربی۔ ربوہ

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے جو خلاء پیدا ہوتا ہے اسے پورا کرنا نوجوانوں کا کام ہے

جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہر فرد میں ذمہ داری کا احساس موجود ہو۔

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زندگی کے ساتھ ساتھ موت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہوا ہے۔ لوگ پیدا ہوتے ہیں اور ایک عرصہ تک زندگی گزارنے کے بعد مر جاتے ہیں۔ موت سے جو ایک خلا پیدا ہوتا ہے اسے پورا کرنا نوجوانوں کا کام ہے اگر نوجوانوں کی حالت پہلے لوگوں کی مانند ہو یا ان سے بہتر ہو تو قوم تنزل سے محفوظ رہتے ہوئے ترقی کے راستہ پر بدستور گامزن رہتی ہے لیکن اگر نوجوان ہی قومی کردار کے اعتبار سے معیار پر پورے نہ اترتے ہوں تو پھر قوم کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ سو قوم کی آئندہ ترقی کا دارومدار نوجوانوں پر ہوتا ہے جس فوج کا ہر سپاہی سمجھ لے کہ شاید آگے چل کر میں ہی کمانڈر انچیف بن جاؤں تو وہ یقیناً اس احساس کے تحت اپنے عمل و کردار کو ایسے طریق پر ڈھالے گا جو بالآخر اسے اس عہدے کا اہل بنا دے۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس فوج کے تمام سپاہیوں میں کمانڈر انچیف بننے کی اہلیت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر فوج کا ہر سپاہی یہ سمجھ بیٹھے کہ میں تو کمانڈر انچیف نہیں بن سکتا تو فوج گرتے گرتے اس حالت کو پہنچ جائے گی کہ اس میں ڈھونڈے سے بھی کوئی شخص ایسا نہ ملے گا کہ جو اس عہدے کی ذمہ داری سنبھال سکے۔ پس جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا ہو کہ بڑے سے بڑا کوئی عہدہ ایسا نہیں ہو سکتا جس کی ذمہ داریوں کو میں کما حقہٗ ادا نہ کر سکوں۔ جب تک ہر فرد اس احساس کے ماتحت آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ اس وقت تک قومی اعتبار سے صلاحیت پیدا نہیں ہو سکتی جس کا پیدا ہونا تحفظ و بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے پس تم میں سے ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وقت پڑنے پر وہ بڑے سے بڑا عہدہ سنبھالنے کا اہل ثابت ہو سکے۔"

اس امر کو مزید واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"بلند پروازی اسی کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی موجودہ حالت سے اوپر ایک مقصد معین کرے پھر یہ سوچے کہ یہ مقصد کن ذرائع سے حاصل ہو سکتا ہے جب ذرائع اپنی معین صورت میں سامنے آ جائیں تو پھر اس امر پر غور کرے کہ کن طریقوں سے یہ ذرائع فراہم ہو سکتے ہیں جب کوئی شخص یہ طریقے معلوم کر کے مصروفِ عمل ہو جاتا ہے تو ذرائع خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور بالآخر وہ مقصد مل جاتا ہے جس کے لئے یہ سب کوشش ہو رہی تھی اگر ایسا ظہور میں نہیں آتا تو وہ بلند پروازی نہیں خام خیالی یا واہمہ ہے ایسا شخص ہمیشہ خوابوں کی دنیا میں الجھا رہتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے نوجوانوں کو غور و فکر اور بلند پروازی کی عادت ڈالنی چاہیئے۔"

(مشعل راہ ص ۵۲-۵۳)

حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ

بقیہ صفحہ اول سے

حضرت قاضی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اپنی زندگی خدمت دین میں گزارنے کا عہد کیا چنانچہ اس عہد کو آخری دم تک نبھایا بی اے بی ٹی کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ کو ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۹ء تک انگلستان میں بطور مبلغ اسلام کام کرنے کا موقع ملا واپس آنے پر آپ مرکز سلسلہ میں اہم دینی خدمات بجا لاتے رہے چنانچہ آپ مختلف اوقات میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر، ناظم سپلائی، ناظر ضیافت اور افسر جلسہ سالانہ کے عہدوں پر سالہا سال تک فائز رہے۔

آپ کی پہلی شادی حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ کلثوم بانو صاحبہ سے ۱۹۰۸ء میں ہوئی اور دوسری شادی ۱۹۲۷ء میں محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر عطا محمد صاحب آف وسوہہ سے ہوئی پہلی بیوی گزشتہ سال فوت ہو گئی تھیں دوسری اہلیہ بفضلہ زندہ ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کے کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ صرف ایک صاحبزادی محترمہ امۃ الوہاب صاحبہ اہلیہ اوّل کے بطن سے ہیں جو کہ مکرم عبد اللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ کی اہلیہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور قرب خاص سے نوازے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی رحلت سے جماعت میں جو کمی محسوس ہوتی ہے اسے اپنے فضل سے پورا کرے۔ اور ہم سب کو حضرت قاضی صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بجلی کی تاروں کی مرمت کے سلسلہ میں مورخہ ۲۹ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک صبح ۷ بجے سے ۱۰½ بجے تک ربوہ اور ملحقہ علاقہ میں بجلی کی رو بند رہے گی۔

(بشیر احمد سنوری انچارج لائین سپرنٹنڈنٹ ربوہ)

مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم
سابق ایڈیٹر الفضل
کا مجموعہ کلام
زنجیرِ گل!
باہتمام و تعارف لطیف قریشی۔ قیمت ۹ روپے
اپنے شہر کے ہر اچھے کتب فروش سے حاصل کریں
ربوہ میں ملنے کا پتہ: مون لائٹ جنرل سٹور گولبازار ربوہ
ناشر: خالد ندیم پبلیکیشنز کشمیری بازار راولپنڈی
آرڈر خالد ندیم پبلیکیشنز نزد نیل برانچ این لوہر بازار لائل پور سے ارسال کریں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

چندہ میں قابل قدر اضافہ

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دوست اپنے چندہ کی رقوم میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اخبار میں بھی اس کا ذکر ہوتا رہتا ہے حال ہی میں مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب اٹھوال چک ۲۰۸ ح بدین ضلع حیدر آباد نے اپنے وعدہ پانچسو کو دگنا کر کے ایک ہزار کر دیا ہے اور اس کی سو فیصد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ضروری اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ!

امسال بھی ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع حسب سابق لجنہ کے اجتماع کے ساتھ مورخہ ۱۷ر نومبر بروز جمعہ منعقد ہو گا۔ لیکن ناصرات کے تینوں معیاروں کا قرآن کریم کی سورتیں حفظ کرنے کا زبانی امتحان لجنات اپنی اپنی جماعتوں میں لیں اور معیار اوّل کا دینی معلومات کا تحریری امتحان بھی۔

مرکز کو بچیوں کی تعداد سے اطلاع دیں کہ کتنی بچیاں کامیاب ہوئیں۔ باقی کارروائی حسب سابق ہو گی۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

فٹ بال کا نمائشی میچ

فٹ بال کا ایک نمائشی میچ ربوہ کی منتخب ٹیم اور رینجرز کلب لاہور کے مابین بروز جمعہ بتاریخ ۲۹/۹/۷۲ بوقت ساڑھے سات بجے صبح نیو کیمپس گراؤنڈ پر ہو گا۔ رینجرز کلب لاہور کی اچھی ٹیموں میں شمار ہوتی ہے شائقین سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ ([illegible] ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴